إذا ظهرت الفتن (أو البدع) فليظهر العالم علمهٗ (الحدیث)

اسلامک فقہ اکیڈمی، انڈیا

اکابر علمائے ہندؒ کے اقوال کی روشنی میں

۞ فقہ اکیڈمی کے یہ سیمینار فقہ حنفی کا حلیہ بگاڑ دیں گے۔! (محدث عصر حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب محقق اعظمیؒ)

۞ مجھے تو اس (اکیڈمی کے) مسائل سے مناسبت ہی نہیں؛ چناں چہ اس قسم کے کسی بھی سیمینار میں کبھی بھی شرکت نہیں کی۔!

(حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ مفتی اعظم دار العلوم دیوبند و مظاہر علوم سہارن پور)

۞ اس سلسلے میں مجھے بھی مغالطہ دیا گیا تھا جس سے میں دھوکہ میں آ گیا تھا (فقہ اکیڈمی کے تین چار بڑے ذمہ داران کے بارے میں فرمایا) اِن لوگوں کو میں پڑھنے کے زمانے سے جانتا ہوں، یہ اپنے بزرگوں کے صحبت وتربیت یافتہ ہونے کے بجائے دنیا دار سیاسی لیڈروں اور دنیاوی قانون دانوں سے مَرعوب ومتاثر ہیں، یہ **"فقہی سیمینار نہیں، سمّی انار ہیں"**، ان کے سمّی (زہریلے) اثرات سے عوام وخواص محفوظ نہ رہ سکیں گے اور یہ کسی ناجائز کو ناجائز نہیں رہنے دیں گے۔!

(حضرت مفتی نظام الدین صاحب اعظمیؒ صدر مفتی دار العلوم دیوبند)

۞ آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ اور اسلامک فقہ اکیڈمی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ ان کا طرز ہمارے حضرات کے فکر وعمل کے موافق ومطابق نہیں ہے!

(حضرت مولانا محمد مسیح اللہ صاحب شیروانی جلال آبادیؒ)

۞ اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا کے لیٹر پیڈ پر دعوت نامہ موصول ہوا تو اس کو دیکھ کر فرمایا کہ اس کے عنوان ہی سے یہ واضح نہیں ہوتا کہ یہ کام علمائے دین کی زیر سرپرستی کیا جارہا ہے یا انگریزیت زدہ دنیاداروں کی زیر نگرانی انجام دیا جارہا ہے؛ اس لیے اس میں شرکت سے انکار کردیا۔!

(حضرت مولانا ابرار الحق صاحب حقی ہردوئیؒ)

۞ (آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ اور فقہ اکیڈمی کی طرف سے) "فقہ قدیم کی تدوینِ جدید" کرنے والوں کے متعلق فرمایا کہ ان کو خلط ہو گیا ہے، وہ ضرورتِ شرعی اور سہولتِ عرفی دونوں کو "ضرورت" بمعنی "اضطرار" سمجھتے ہیں؛ حالاں کہ "ضرورتِ شرعی" اور "سہولتِ عرفی" میں فرق ہے، محض سہولتوں پر "الضرورات تُبیح المَحظورات" صادق نہیں آتا۔! (حضرت مولانا عبد الرحمن جامی صاحبؒ مفتی معتمد حضرت مولانا شاہ وصی اللہ صاحب فتحپوریؒ)

۞ ضررہ اکثر من نفعہ: اس فقہ اکیڈمی کا نقصان وضرر اس کے نفع وفائدے سے زیادہ ہے؛ کیوں کہ اس کی بدولت یہ صورتِ حال ہو گئی ہے کہ چھوٹے چھوٹے اہل علم بھی اِس بات کی جرأت کرنے لگے ہیں کہ وہ "شمس الائمۃ السرخسیؒ"، "شمس الائمۃ الحلوانیؒ"، "صاحب ہدایہؒ"، "قاضی خاںؒ" اور "جصاصؒ" جیسے فقہائے عظامؒ کی مسند نشینی اختیار کرلیں، فقہ اکیڈمی کی ان سرگرمیوں اور اس کے اندازِ فکر وطریقہ کار سے اندازہ ہو رہا ہے کہ اس کے نتیجہ میں اتباعِ نفس، تتبعِ رخص، تلفیق بین المذاہب اور ترکِ تقلید کا دروازہ کھل جائے گا (جو بے شک وشبہ گمراہی کا ذریعہ ہے)۔ ایسی اکیڈمیوں کے ذریعہ ہر کَس وناکَس "فقہائے مجتہدین" کا ہمسر اور ہم پلہ بن جائے گا، پھر اس کی وجہ سے متقدمین ومتاخرین کے ساتھ سوءِ ظن وبدگمانی پیدا ہوگی اور فقہائے کرامؒ کی فقہی بصیرت مجروح کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اصولِ افتاء کی کتابوں میں ابتک "طبقات فقہاء" اور ان کے "مراتب" کی تقسیم ایک تسلیم شدہ حقیقت رہی ہے؛ لہٰذا اُن کی روشنی میں پہلے یہ متعین کرنے کی ضرورت ہے کہ عصر حاضر کے نئے نئے فارغین اور بزعم خود مجتہدین، حضراتِ فقہائے کرامؒ کے متعینہ طبقات میں سے کس طبقہ میں شمار ہوں گے؟ ضرورت ہے کہ فقہی مذاکرات منعقد کرنے سے پہلے یہ اُصولی اور بنیادی بات طے کی جائے۔ گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی!

(حضرت مولانا عبد القدوس رومیؒ صاحب مفتی شہر آگرہ)

۞ فقہ اکیڈمی کی طرف سے شرعی احکام کی تحقیق کا یہ طرز ہی غلط ہے، مَزید فرمایا کہ یہ لوگ "صحیح لین" ہی سے ہٹے ہوئے ہیں۔!

(حضرت مفتی محمد یحییٰ صاحب سہارن پوریؒ صدر مفتی مظاہر علوم [رجسٹرڈ] سہارن پور)

۞ دار الافتاء میں بعض نو آموز، ناتجربہ کار طلبائے افتاء کی "جدید فقہی مسائل" اور فقہ اکیڈمی کے طرز پر مسائل واحکام کی تحقیق وتنقیح کو دیکھ کر ناگواری اور ناپسندیدگی کا اظہار کیا؛ نیز فقہ اکیڈمی کے ذمہ داران کی سرپرستی کی درخواست کو بھی قبول نہیں فرمایا اور جب فقہ اکیڈمی کے ذمہ داران نے اس کے لیے زبانی درخواست کرنے حاضرِ خدمت ہونا چاہا تو اپنے معتمد مفتی صاحب سے فرمایا کہ آپ میری طرف سے ان حضرات سے ڈَٹ کر پوری بات صاف صاف کہہ دیجیے۔!

(حضرت مفتی مظفر حسین صاحب اجڑاڑویؒ صدر مفتی مظاہر علوم [وقف] سہارن پور)

❁ مسلم پرسنل لا کا قیام جن مقاصد کے لیے عمل میں آیا اُن میں سے **اہم ترین مقصد ''تحفظِ شریعت'' ہے**، جس میں ہر قسم کی کتر بیونت سے دین کا تحفظ شامل ہے اور خود مسلم پرسنل لا کی جانب سے فقہ حنفی میں ترمیم کا یہ کام انجام دیا جا رہا ہے تو پھر آپ کل کو اربابِ حکومت کے سامنے کس طرح اپنا یہ دعوی پیش کر سکتے ہیں کہ **''شریعت میں کسی قسم کی ترمیم نہ کی جائے''**؛ چوں کہ جواب دیا جاسکتا ہے کہ **''اگر کمی بیشی ممکن نہیں ہے تو آپ کیسے کر رہے ہیں؟''** (یہ اب مفروضہ نہیں رہا؛ بل کہ واقعہ بن چکا ہے، جب آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے اپنا بنیادی موقف چھوڑا اور اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا کی وجہ سے اپنی قدیم راہِ عمل تبدیل کی تو اُروِن شوری نے بھی یہی سوال کیا تھا!) اگر آپ جواب کی خاطر یہ کہہ دیں کہ **''مسائل منصوصہ میں نہیں، مسائل مجتہد فیہا میں (کیا جا رہا) ہے''**، تو یہ مدِّنظر رہے کہ **''مجتہد فیہ مسائل کے مقابلہ منصوص (احکام) تو بہت ہی قلیل ہیں، تمام ذخائرِ فقہ (اور فتاوی) میں تو مجتہد فیہ مسائل ہی مدون ومرتب ہیں''**۔!

(حضرت مفتی نصیر احمد ادریس پوریؒ، حضرت مولانا عقیل الرحمن ٹانڈوی، حضرت مفتی رشید احمد میواتی۔ معتمدین حضرت جلال آبادیؒ)

❁ مولانا انیس الرحمٰن قاسمی نے بتایا کہ ایک صاحب کے ذریعہ بعض عرب ممالک سے پیسہ آتا ہے جو اِن سیمیناروں پر خرچ کیا جاتا ہے، دارالعلوم دیوبند کے فضلاء میں سے ایک صاحب سے ملاقات ہوئی ۔۔۔۔۔۔ اُنھوں نے بتایا کہ قاضی صاحب نے شیعہ مجتہد کلب صادق کو ساتھ لگا رکھا ہے، اگر یہ خبر صادق ہے تو (اس سے ان کی) فکرِ غیر سدید کا پتہ چل جاتا ہے۔! (حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب بلند شہری مہاجر مدنیؒ)

❁ آج میں شہادت دے سکتا ہوں کہ ایسے فقہی سیمیناروں سے فقہ حنفی ہی کا نہیں؛ بلکہ خود اسلام کا حلیہ بگڑ رہا ہے، یہ سیمینار قربِ قیامت کی علامت ہیں اور اِباحیت پسندی میں کہیں نہ کہیں سے کوئی جزئیہ تلاش کر کے اصولوں کو کیف ما اتفق منطبق کر کے ''تفقہ'' کا بیڑا غرق کر رہے ہیں۔!

(حضرت مولانا افضال الحق جوہر قاسمیؒ، صدر تنظیم ابنائے قدیم دارالعلوم دیوبند)

❁ ان سیمیناریوں کو یہ ہمت تو ہوتی نہیں کہ باطل اور غلط طریقوں کو مٹانے کی جدوجہد کریں اور انھیں اپنا موضوع بنائیں، یہ آسان معلوم ہوتا ہے کہ ضرورت، مجبوری، صنعتی ترقیات اور حاجات کی دُہائی دے کر مسائل (کے احکام) شرعیہ میں کتر بیونت کر دیں۔ ع خود تو بدلتے نہیں، قرآں کو بدل دیتے ہیں!

(حضرت مولانا اعجاز احمد صاحب اعظمیؒ، مدیر ''المآثر'' مئو)

❁ کیا طرفہ تماشہ ہے کہ اسلامک فقہ اکیڈمی، انڈیا کی سرپرستی اور صدارت و نگرانی ہمارے ملک کے مستند و معتبر حضرات اکابر اہل علم و افتاء نے تو قبول و منظور نہیں کی؛ اس لیے اُن کے بجائے جن **''مقلد نما غیر مقلد''** حضرات کو اس کا سرپرست یا صدر بنایا گیا تھا، حسنِ اتفاق دیکھئے کہ تقلید شخصی کے ساتھ مسلک حنفی کی روشنی میں مسائل کے احکام کی تحقیق و تنقیح کرنا اُن کا موضوع اور مشغلہ ہی نہ تھا (جیسا کہ اُن کے ایک سرخیل کا خود اعتراف بھی ہے کہ ''اس ہیچ مداں کا موضوع ـ کبھی فقہ و فتاوی ـ نہیں رہا''۔)

ایسی صورت میں اس کے سوا کیا کہا جاسکتا ہے کہ یہ تو بے شک و شبہ ظلم ہے اور وضع الشئی فی غیر موضعه و من مدح فی غیر فنه فقد وقص کا مصداق؛ نیز إذا وسِدالأمر إلی غیر أهله فانتظر الساعة ! ع آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا؟

مجمع الفقه الحنفی ﴿الهند﴾